کتاب نما

Reflection on the Socio-Political Economy [سماجی، سیاسی معیشت پر تناظرات]، مؤلفین: ارشد احمد بیگ، خرم خاں۔ ناشر: رفاہ سینٹر آف اسلامک بزنس، رفاہ انٹرنیشنل یونی ورسٹی، اسلام آباد۔فون:۰۵۱-۵۱۲۵۱۶۲۔صفحات: ۱۲۵۔ قیمت: درج نہیں۔

زراعت کے بعد صنعت وتجارت ہی انسان کا قدیم ترین پیشہ ہے لیکن پچھلی دو صدیوں میں تجارت اور خاص طور پر بین الاقوامی تجارت اور کاروبار کو جو فروغ ہوا، اس سے ساری دنیا ایک عالمی منڈی میں تبدیل ہوگئی ہے۔ تجارت اور کاروبار اب وسیع علم کی شکل اختیار کر چکے ہیں، اور ساری دنیا میں ایسے معتبر ادارے قائم ہو چکے ہیں، جہاں ان علوم کی تعلیم و تدریس نہایت اعلیٰ پیمانے پر کی جارہی ہے۔ پاکستان میں اس طرح کا پہلا بڑا ادارہ، امریکی امداد سے انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن کراچی میں قائم ہوا تھا۔ اب اس طرح کے کئی ادارے سارے ملک میں قائم ہیں۔ لیکن زندگی کے اور دوسرے شعبوں کی طرح اس میدان میں بھی غیر مذہبی/ لادینی اور خالص کاروباری انداز میں تعلیم وتدریس کا اہتمام ہے۔ تقریباً ساری نصابی کتابیں مغرب کے سرمایہ دارانہ اور 'خالصتاً' تاجرانہ انداز پر تحریر کردہ اور درآمد شدہ ہیں یا اُن کا چربہ ہیں۔ اس سلسلے میں کچھ استثنائی مثالیں، ہندستان میں شائع شدہ کتابوں کی ہیں، تاہم ہمارے طلبہ کا سارا تحصیل علم کا عمل (orientation) مغرب کے سرمایہ دارانہ، لوٹ کھسوٹ کے نظام کی تعلیم و تدریس ہی کا ہے۔ ہماری جامعات اور 'مدارسِ تجارت' منڈی کی معیشت کے لیے ایسے کرایے کے سپاہی تیار کر رہے ہیں، جو اس غیر منصفانہ نظام کے چلانے میں اہلِ دولت کے رفیقِ کار ہیں۔

پیش نظر کتاب اس استحصالی حبس کے موسم میں ایک تازہ اور خوش گوار جھونکا محسوس ہوتی ہے۔ مرتبین جو رفاہ یونی ورسٹی اسلام آباد کے شعبۂ تحقیق سے وابستہ ہیں، اپنی اس کوشش کو 'اسلام کے اخلاقی تناظر میں ایک ابتدائی مکالمہ' قرار دیتے ہیں۔ لیکن اصل میں یہ اپنے موضوع پر

ایک بنیادی حوالے کی دستاویز ہے۔

کتاب ۱۰ اکائیوں (units) اور ایک ضمیمے پر مشتمل ہے۔ ان ابواب میں 'اسلام کا تصورِ مال اور رزق'، 'دولت کا استعمال اور صَرف'، 'وسائل: کیا وسائل فی الواقع محدود ہیں؟' تین بڑے نظام ہاے معیشت: سرمایہ داری، اشتراکیت اور اسلام، آبادی اور اس کی تحدید کے مسائل، دولت اور وسائل معاش کی تقسیم، کفالت، صدقہ، خیرات اور فیاضی، نیز زکوٰۃ کی اہمیت، دولت کی گردش کے لیے اِن اداروں کی اہمیت، احتیاج، ضرورت اور خواہش کے ذہنی محرکات، اسراف و تبذیر کی ممانعت اور ایک متوازن زندگی کی ضرورت و اہمیت، زمین اور اس کی تقسیم، زرعی اور صنعتی معاشی مراکز، وسائلِ دولت: زمین، سمندر، شمسی اور ہوائی توانائی، معدنی توانائی کے ذخائر: تیل، کوئلہ اور ان کا استعمال زیر بحث لائے گئے ہیں۔ کاروبار اور 'کاروباری شخصیت' میں ہمارے لیے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک بہترین نمونہ ہے۔ اس ضمن میں جائز و ناجائز، مطلوب اور غیر مطلوب، نیز سرمایہ کاری کے طریقوں، مضاربہ، مرابحہ، مشارکہ اور ربوٰ اور 'تجارتی سود' پر بحث کی گئی ہے۔ آخر میں فکر و عمل کی ایک نئی تمثال (paradigm) پر گفتگو کی گئی ہے، جس میں دنیا اور آخرت، مادہ اور پُرتکلف اور پُرتعیش زندگی، منافع اندوزی اور کفایت، برکت اور فلاح زیر بحث ہیں۔ کتاب کے پیش لفظ میں پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد، وائس چانسلر، رفاہ انٹرنیشنل یونی ورسٹی اسلام آباد نے بالکل درست کہا ہے کہ ''اسلامی معاشیات، بنیادی طور پر ایک اخلاقی سیاسی معیشت ہے، جس میں سماجی جواب دہی کے تصور پر زور دیا گیا ہے''۔

ضمیمے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ربوٰ (سود) سے متعلق ارشادات جمع کر دیے گئے ہیں۔ یہ اساتذہ کے لیے بھی راہ نمائی کا ایک قیمتی وسیلہ ثابت ہوگی، اور اسلامی نظامِ معیشت کے حوالے سے ایک وقیع دستاویز ہوگی۔

کتاب نہایت خوب صورت، نفیس طباعت کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ یہ نہ صرف کاروبار اور معاشیات کے ہر ادارے اور طالب علم کی ضرورت کو پورا کرتی ہے، بلکہ ہر دینی اسلامی مدرسے کو معلم اور طالب علم کو بھی اس سے استفادہ کرنا چاہیے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر اس کا اُردو ترجمہ بھی شائع ہو جائے۔ (پروفیسر عبدالقدیر سلیم)